REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION. NO. P/GDP-3.

جلد ۴۰ — شمارہ ۳۴

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ/۷۵ روپیہ

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر۔ بذریعہ بحری ڈاک: ۱۰ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

ہفت روزہ بدر قادیان - ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

۱۱ صفر ۱۴۱۲ ہجری — ۲۲ ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مہمات دینیہ میں فائز المرامی نیز حضور انور کی حرم محترم، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کیلئے درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کا سُوواں جلسہ سالانہ

انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں منعقد ہوگا۔

بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر آج سے سَو سال قبل قادیان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور اس کی عظمت و برکات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

جلسہ سالانہ کی عظمت

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی، خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ کی برکات

فرمایا:- ۞ اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ ۞ آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ ۞ جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا، اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کی جائے گی۔ ۞ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ، کوشش کی جائے گی۔

۞ ہماری جماعت کے لوگ باربار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے دعائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روحانی اجتماع میں شرکت کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مندرجہ ذیل نہایت عاجزانہ دعائیں کی ہیں:-

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمادے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

صد سالہ جلسہ تشکر اور ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا سُوواں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ اس تاریخی جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء میں فرمایا تھا کہ:-

"...... پس اگر پہلے جلسہ کی بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلسہ تشکر کے انعقاد کا انتظام کیا جائے تو اس کے لئے موزوں سال ۱۹۹۱ء بنے گا۔ احباب جماعت سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری اس دلی تمنا کو بر لانے میں دعاؤں کے ذریعے میری مدد کریں کہ ہم آئندہ سال (یعنی اس سال - ناقل) جب قادیان میں یہ تاریخی جلسہ تشکر منعقد کر رہے ہوں تو میں بھی اس میں شریک ہو سکوں اور کثرت سے پاکستانی احمدی بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ اس دعا کے ساتھ یہ دعا بھی لازم ہے کہ خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے ......

اب خصوصیت سے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ آئندہ سال (یعنی اس سال - ناقل) کے تاریخی جلسہ کے انعقاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر ہندوستان کے لئے اور اپنی قوم کے لئے امن کے لئے دعائیں کریں اور کوشش بھی۔"

پس تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ مذکورہ بالا زریں ارشادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس عظیم الشان تاریخی جلسہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شرکت کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی شمولیت کے لئے ابھی سے کوشش اور دعائیں شروع کر دیں۔ اسی طرح بیرونی ممالک کے احباب سے بھی اُمید ہے کہ انہوں نے بھی اس الٰہی سفر کی تیاریاں شروع کر دی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے اور اس راہ میں حائل تمام روکوں کو اپنے فضل سے دور فرمادے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

عبد الباسط شاہد

ایک مفید نسخہ

امریکہ کے ایک مشہور طبی رسالہ کے مطابق آپ کے ڈاکٹر جلد ہی آپ کو اچھی صحت کے حصول کے لئے یہ مشورہ دیا کریں گے کہ آپ روزانہ ورزش۔ متوازن خوراک اور خدمتِ خلق کا التزام کریں ——— جی ہاں، بے لوث خدمت اچھی صحت کے حصول کے لئے نہایت اہم اور بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ مشی گن یونیورسٹی کے محققین کے ایک گروہ نے ۲۷۰۰ مریضوں کا چودہ سال تک مسلسل جائزہ لینے کے بعد بتایا کہ باہم اچھے تعلقات کی کمی شرحِ اموات کو دو چند کر دیتی ہے۔ اور اس کے مقابل مِل جُل کر اچھی طرح رہنا زندگی کے امکان کو زیادہ کر دیتا ہے۔ ان کی تحقیق کے دوران غیر سوشل افراد میں شرحِ موت ۲½ گنا زیادہ رہی۔ YALE یونیورسٹی کی لیزا اور اس کے ساتھیوں نے کیلیفورنیا کے ایک علاقہ میں ۷۰۰۰ افراد پر ۹ سال سے زیادہ عرصہ تحقیق کی۔ اس کا نتیجہ بھی یہی تھا کہ وہ لوگ جو الگ تھلگ رہتے ہیں اور دوست نہیں بناتے ان کی شرحِ اموات دوسروں کے مقابل دو چند ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کس خاندان۔ نسل یا قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور امیر ہیں یا غریب۔

محققین اب اس امر پر بھی تحقیق کر رہے ہیں کہ مندرجہ بالا نتائج کی وجہ کیا ہے؟ ایک ماہر نفسیات کا خیال ہے کہ آپ کسی کی مدد کر کے یا اسے خوشی پہنچا کر صرف اس کے ہی تناؤ اور دباؤ میں کمی کا باعث نہیں بنتے بلکہ اس طرح خود آپ کے اعصابی تناؤ اور دباؤ میں بھی کمی آتی ہے جو آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی خوشی کا احساس دماغ کے اعصاب کے لئے قدرتی سکون بخش چیز ہے۔ سائنس دانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ بے لوث خدمت اور نفع رسانی مرض کے ازالہ و مقابلہ کے نظام کو مدد دیتی ہے۔ کیونکہ دماغی لہریں اور مرض کے مقابلہ کا طریق باہم مل کر ہی بہتر کام کرتے ہیں۔ عصبی نظام دماغ سے اٹھنے والی لہروں کو ہڈیوں کے گودے سے ملاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو بیماری کے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ سائنس دان متفقہ طور پر یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ دل کی بیماریاں خود آپ کے طرزِ عمل اور دوسروں سے سلوک پر منحصر ہیں۔ دوسرے لوگوں سے تصادم و مقابلہ کی کیفیت دل کی بیماریوں میں اضافہ کرتی ہے جنوبی فلوریڈا یونیورسٹی کے ماہر نفسیات مسٹر چارلس کی تحقیق بتاتی ہے کہ وہ لوگ جو ہر کام میں تیزی و تندہی سے کام لیتے ہیں وہ دل کی بیماریوں کے امکان میں اضافہ کرتے ہیں۔ ایک اور ماہر نفسیات بھی یہی بتاتے ہیں کہ غصہ۔ تحمّل و برداشت کی کمی اور خواہ نخواہ دوسروں پر برتری کا خیال امراضِ قلب میں اضافہ کا باعث ہیں۔

ڈرہم کے ڈیوک میڈیکل سنٹر کے محققین کا کہنا ہے کہ جتنا زیادہ مقابلہ و مخالفت کا انداز ہوگا اتنا ہی دل کی شریانوں پر بوجھ زیادہ ہوگا۔ میری لینڈ یونیورسٹی کے مسٹر جیمز کے نزدیک وہ لوگ جو بات اچھی طرح نہیں سنتے۔ بات ختم ہونے سے پہلے ہی جواب دینے پر تیار ہوتے ہیں، ان پر بلڈ پریشر بآسانی حملہ کر سکتا ہے۔

دباؤ۔ خوراک اور صحت کے مصنف کا کہنا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کو الگ تھلگ اور تنہا محسوس کرتے ہیں وہ دباؤ کی وجہ سے زیادہ تکلیف اور بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر آرنش کا تجربہ زیادہ دلچسپ ہے۔ انہوں نے تنہائی پسند مریضوں کو ایک دوسرے کے کپڑے دھونے اور ایسے ہی دوسرے کام کرنے کو کہا جس سے ان میں بیماری کے مقابلہ کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ ہو سکتا ہے بعض لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو کہ بے لوث خدمت اور فائدہ بخشی، صحت کیلئے کس طرح مفید ہو سکتی ہے اور ان کو یہ طریق عزتِ نفس کے خلاف نظر آئے۔ پھر بھی اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم مل جُل کر رہنے والی مخلوق ہیں، جو ایک دوسرے پر اعتماد کرنے اور ایک دوسرے کی احتیاج پوری کرنے پر طبعاً مجبور ہیں۔ ایسی صورت میں کسی ہمسائے یا ساتھی کی خدمت میں ہمیں بھی فائدہ پہنچے تو اس میں کیا برائی ہے؟ اس امر کو ذہن میں رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مخلوق اللہ کی عیال ہے

بقیہ ۱۲ پر

از مولانا نسیم سیفی صاحب

صبح کی سیر

دوستوں کو ساتھ لے کر سیر کو جایا کرو
ناشتہ کرنے سے پہلے کچھ ہوا کھایا کرو
چلتے چلتے ہو کبھی تسبیح و تحمیدِ خدا
یاد آجائے کبھی احسان رسول اللہ کا
مسکرانے اور ہنسنے کا بھی ہو کچھ اہتمام
کچھ لطیفوں اور ظریفوں کو ملے ان کا مقام
گاہے گاہے علم کے بھی ٹوٹکے چلتے رہیں
سب کے دل میں جو بھی آئے بے دھڑک سارے کہیں
ہوں چٹانیں راہ میں یا ریتلا میدان ہو
جلوۂ قدرت پہ ہر اک آن دل قربان ہو
جذب کر لے آنکھ جلوؤں کی سبھی رعنائیاں
اور سیرابی سے خوش ہوں روح کی گہرائیاں
پتّہ پتّہ یوں نظر آئے کہ اک تحریر ہے
خالقِ کون و مکاں کا حکم ہے تقدیر ہے
جسم و جاں سرمستیٔ عرفان سے جھکنے لگیں
ذوق و شوقِ سجدہ سے ہر دم قدم رکنے لگیں
سیر ایسی ہو تو جسم و روح کی بھی سیر ہے
ہر قدم اس کا مبارک، لمحہ لمحہ خیر ہے
اے خدا ہر گام پر بکھرے ہوئے جلوے دکھا
اور نسیم بے ہنر کو ایسی ہی سیریں کرا

"آنکھوں کی ٹھنڈک"

بشکریہ ——— روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹۹۱ء

اور اللہ کو وہ شخص بہت محبوب ہے جو اس کے عیال سے محبت رکھتا ہے، کتنا با اثر اور پُر حکمت معلوم ہوتا ہے ——— !

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲/۱۲/۹۰)

خطبہ جمعہ

میرے اس خطاب میں بیرونی ممالک کے بیرونی باشندے بھی شامل ہیں

صرف پاکستانی یا ہندوستانی یا امریکہ انگلستان نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم کے

آدمیوں کیلئے ضرورت ہے کہ وہ وقف کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰؍امان (مارچ) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

یہ نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ (غیر مطبوعہ) ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ساتھ جو روز و شب وسعت پذیر ہیں جماعت احمدیہ کے کام بھی پھیلتے جا رہے ہیں اور کاموں کے تقاضے بھی بڑھ رہے ہیں اور ذمہ داریاں بھی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ وسعتیں جو کاموں اور ذمہ داریوں میں ہیں مزید فضلوں کا تقاضا کرتی ہیں لیکن یہ ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر کاموں کو بڑھا دیا کرتے ہیں کم نہیں کیا کرتے اور ذمہ داریوں کو بھی پہلے سے زیادہ بلند کر دیتے ہیں اور ان میں وسعت پیدا کر دیتے ہیں۔ بہر حال ہم اس

ہمیشہ آگے بڑھنے والی دوڑ

پر بہت راضی ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ فضل کرتے ہوئے تھکتا ہے نہ ایسی جماعتوں کو تھکنے دیتا ہے جو اس کے فضلوں کی وارث بنتی ہیں۔

آج میں خاص طور پر اس نقطۂ نگاہ سے دو امور کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ میں بھی اور تحریک جدید میں بھی جس تیزی سے کام پھیل رہے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ

نئے نئے واقفین آگے آئیں۔

جب گزشتہ سال میں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کی تحریک کی تھی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے آپکو پیش کیا اور یوں لگتا تھا کہ ان کی تعداد ضرورت سے بڑھ جائے گی اور جب ان کو مختلف شعبوں میں لگایا گیا تو معلوم یہ ہوا کہ شعبے آنے والوں کی تعداد کی نسبت زیادہ تیزی سے پھیلنے لگے مثلاً صدر انجمن میں ہی اس سال تصنیف و اشاعت کا کام بہت زیادہ بڑھ گیا ہے ان کو نئے آدمی بھی دیئے لیکن پھر بھی ابھی ضرورت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

تعلیم کا جو کام زیر نظر ہے اس کے پیش نظر موجودہ سٹاف اس کام پر پورا نہیں اتر سکتا اور چند مہینے کے اندر اندر ایسے واقفین کی ضرورت پڑے گی جو تعلیم کے ماہرین ہوں۔ جہاں تک مستورات کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ واقفات مل گئی ہیں جنہوں نے بچیوں کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں اپنے نام پیش کئے ہیں اور پانچوں نے ساتھ یہ لکھا ہے کہ ہم خالصۃً رضاکارانہ کام کریں گی۔ اور اگر ہمیں کہا جائے تو فوری طور پر استعفیٰ دے کر آنے کے لئے بھی تیار ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواتین میں بھی خدمت کا جذبہ بہت ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن لڑکوں کے سکولوں کے لئے اور بہت سے کام زیر نظر ہیں جن کے لئے اسی طرح ایسے اساتذہ اور پروفیسرز کی ضرورت ہوگی جو دنیا میں اپنے کام کرنے کے بعد یہ محسوس کریں کہ اب کافی ہو گئی اب ہمیں بقیہ زندگی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خالصۃً وقف کر دینی چاہیئے۔ ایک وقت تک انسان کے لئے دنیا کمانا بھی ضروری ہے اور ایسے لوگوں کا پیسہ پھر سلسلہ کو بھی ملتا ہے اور پھر کئی طرح سے فائدے پہنچتے ہیں لیکن بہت سے ایسے طبقے ہیں جو ایک عرصہ تک دنیا کمانے کے بعد پھر اتنا پس انداز کر لیتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو نئے ذرائع آمدن مل جاتے ہیں یا بعض دفعہ بچوں سے فارغ ہو جاتے ہیں اور جو پنشن ہے وہی بقیہ وقت کے لئے کافی ہو جاتی ہے تو ایسے لوگ میرے پیش نظر ہیں جو باسانی بقیہ وقت خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں اور اب تک جنہوں نے کیا ہے ان کا معیار خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی بلند ہے۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی کام بہت وسعت پذیر ہے اور بہت سے کاموں کا بوجھ واقفین نے اٹھایا ہوا ہے باوجود اس کے کہ ایک دفعہ بھی سلسلہ سے وہ نہیں لے رہے کام وہ اتنا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ راتوں کو گھر کام لے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بہت دیر تک گھروں میں بھی ان کو کام کرنا پڑتا ہے لیکن اس کام کے نتیجہ میں ان کا ردّ عمل یہ ہے کہ بعض نے ہمیں کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ ہمیں زندگی کا مزہ اب آیا ہے اور پہلے تو یوں لگتا تھا کہ کام سے فارغ ہو کر موت کا انتظار ہے اب ایک بالکل نئی زندگی ملی ہے جو

پہلی زندگی سے بہت بہتر ہے۔

اور بہت زیادہ پر لطف ہے۔

اسی طرح ہمارا ایک نیا شعبہ اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا قائم ہوا ہے تمام دنیا کے کوائف کو چارٹس کی صورت میں ڈھالنے۔ اس میں مکرم مشتاق احمد صاحب شائق وقف زندگی ہیں اور ان سب شعبوں میں بہت ہی اچھا کام ہو رہا ہے اور مزید ضرورت محسوس ہو رہی ہے یعنی پہلے لگتا تھا کہ یہ سٹاف کافی ہو جائے گا اب جو کام پھیلا ہے تو اور بہت سے ماہرین کی ضرورت ہے جو اپنے اپنے فن میں دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپکو پیش کریں۔

امور عامہ کا کام بھی بہت بڑھ گیا ہے فضل عمر ہسپتال امور عامہ کے ساتھ منسلک ہے اس میں بھی بکثرت بہت سی نئی اسامیوں کے اضافے ہوئے ہیں اور تعمیرات بھی نئی ہو رہی ہیں اور اس کو بہت زیادہ وسعت ابھی پیش نظر ہے کئی نئے شعبے اس میں قائم کرنے ہیں اس لئے ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہے کمپونڈرز کی بھی ضرورت ہے ٹیکنیکل خدمت کرنے والوں کی بھی ضرورت ہے اس کے علاوہ لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کی بھی ضرورت ہے۔

امور عامہ کے ساتھ

خدمت خلق

کے جو کام وابستہ ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں کہ اب صدر انجمن نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ایک نظارت خدمت خلق الگ قائم کی جائے اور اس نظارت کے کام جو ان کے پیش نظر ہیں وہی اتنے زیادہ ہیں کہ ایک ایسی خاص مضبوط نظارت قائم کرنی پڑے گی تو اس نظارت کے لئے پھر نیا سٹاف چاہیئے ہوگا۔

شعبہ زود نویسی

کا کام پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ تعمیرات کے لئے ایک الگ شعبہ قائم کیا گیا تھا کئی واقفین بھی اس میں آئے لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کہ اور بہت سے خدمت کرنے والوں ریٹائرڈ انجینئرز، اوورسیئرز اور نقشہ بنانے والوں کی ضرورت ہے۔ غرضیکہ ہر طرف نظر ڈال کر دیکھیں تو کام پھیلتا چلا جا رہا ہے اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ غیر معمولی احسان ہے کہ وہ ہمارے کام بڑھا رہا ہے، تو اس کے لئے واقفین چاہئیں اگر کسی شخص کے حالات ایسے ہوں کہ وہ کلیۃً سو فیصدی پیشہ وارانہ وقف نہ کر سکتا ہو تو ہمارا طریق کار یہ ہے کہ حسب حالات ان سے معاملہ طے کر لیتے ہیں بعض واقفین ہیں جو کہتے ہیں میں حاضر ہو جاتا ہوں لیکن دو جگہ خاندانوں کے بوجھ اٹھانے پڑیں گے اور بھی کئی ذمہ داریاں ہیں اس لئے معمولی گذارہ جو خوشی سے جماعت دے سکتی ہے اس پر میں راضی ہوں تو ایسے واقفین بھی ان میں سے ہیں جن کے ساتھ ہم معاملہ طے کر لیتے ہیں اور افہام و تفہیم کے ذریعہ اچھی طرح گذارہ چل جاتا ہے تو بہر حال بہت وسیع پیمانے پر اب ہمیں ایسے ماہرین کی ضرورت ہے جو کسی نہ کسی فن میں تجربہ رکھتے ہوں اور اپنے نام پیش کریں۔

جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے

اس میں کئی وکالتوں کا اضافہ ہو چکا ہے ایک ایڈیشنل وکیل التصنیف بنایا گیا ہے وکالت مال ثالث نئی وکالت قائم ہوئی ہے وکالت صد سالہ جوبلی، وکالت اشاعت سمعی و بصری، شعبہ شماریات بھی تحریک جدید کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کے ساتھ ایک اور شعبہ "خزانۂ تصاویر" ہے جو ساری دنیا میں مختلف وقتوں میں جماعت نے جو خدمات کی ہیں ان کو تصویری زبان میں اکٹھا کرنے کا کام کرے گا۔ بہت سی تصویریں ایسی ہیں جو اب مل سکیں گی بعد میں ضائع ہو جائیں گی پھر ہاتھ ہی نہیں آ سکیں گی۔ مثلاً ہمارے واقفین نے افریقہ میں جو ابتدائی خدمات کیں، کن کن جھونپڑیوں میں وہ ٹھہرے انہیں کس قسم کے واقفین کام کرنے والے ابتدائی کچھ نہ کچھ تصویریں اس وقت موجود ہیں جو اکٹھی ہو سکتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ تصویریں غائب ہوتی چلی جاتی ہیں پھر نئے کام جو پھیل رہے ہیں ان سب کو تصویری زبان میں ڈھالنا یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔

بیرونی ممالک میں ہمیں ٹائپسٹ اور اکاؤنٹنٹس کی ضرورت ہے پھر دفتری امور چلانے والے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہے اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ واقفین زندگی جو جامعہ کے باقاعدہ فارغ التحصیل مبلغین ہیں ان پر انتظامی بوجھ بھی بہت ہیں اور انہیں خط و کتابت ٹائپ بھی خود کرنی پڑتی ہے پھر ان کو اکاؤنٹس بھی رکھنے پڑتے ہیں رجسٹر سنبھالنے پڑتے ہیں جو بہت زیادہ بوجھ ہے بعض جگہ تو انہیں کچھ رضا کار مل گئے ہیں مگر اکثر جگہ ان کے لئے تبلیغ میں یہ بوجھ حارج ہو رہا ہے بجائے اسکے کہ وہ خالصۃً الگ ہو کر فارغ الذہن ہو کر تبلیغی کاموں میں اپنی قوتوں کو صرف کریں نئے نئے منصوبے بنائیں عمومی نگرانی کریں ہر احمدی کو جو داعی الی اللہ بنانے کا کام ہے اس پر توجہ دیں تصنیف کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں یہ سارے کام ہیں نگران کا بہت سا وقت ان دفتری کاموں میں خرچ ہو جاتا ہے جو لازمی حصہ ہیں یعنی ان کے بغیر گذارہ بھی نہیں ہو سکتا چارہ بھی نہیں تو ایسے ٹائپسٹ جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ چکے ہوں ایسے سپرنٹنڈنٹ جو دفتری کاموں کا تجربہ رکھتے ہوں، اکاؤنٹنٹس جنہوں نے ایک وقت تک اتنی دنیا کمائی ہو کہ وہ سمجھتے ہوں کہ باقی وقت

ہم اپنے آپ کو خدا کیلئے خالصۃً

وقف کر سکتے ہیں تو یہ سارے نام آگے آنے چاہئیں۔ باہر کے ممالک میں تعمیری کام بھی ہو رہے ہیں غانا میں مثلاً ایک، اوورسیئر نے وقف کیا تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جا کر بہت اچھا کام کر رہے ہیں اسی طرح اور ممالک میں ہیں انکو سمیٹنا اور یکجا کرنا۔

علاوہ ازیں مختلف ممالک میں لائبریریوں کا قیام ہے اس طرف بھی ابھی تک ہم پوری توجہ نہیں دے سکے منصوبہ یہ تھا کہ ساری دنیا میں

ایک ایسی لائبریری ہر

مشن میں موجود ہو جس میں دنیا کی ہر زبان میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی لٹریچر موجود ہو اور اسلام پر وارد ہونے والے مختلف مذاہب کے اعتراضات کے جوابات موجود ہوں اور پھر انڈیکس بھی موجود جس سے وہ فوراً معلوم کر سکے کہ کس مضمون کو کس زبان میں کہاں سے حاصل کر سکتا ہوں۔ چنانچہ ہر ملک کا مشن ساری دنیا کا مشن بن جائے گا۔ اور اگر کوئی جاپانی افریقہ کے کسی ملک میں جاتا ہے تو تبلیغ کیلئے کسی قسم کی ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں ہوگی وہ فوراً اسکو جاپانی لٹریچر نکال کر دے سکتا ہے۔ کوئی ترک چلا جاتا ہے کوئی یوگوسلاوین چلا جاتا ہے تو ہر ایک کے لئے اس کی زبان میں لٹریچر بھی ہونا چاہئے کیسٹس (CASSETTES) ہونے چاہئیں

ویڈیو ریکارڈنگز بھی ہونی چاہئیں

تاکہ اگر کوئی آرام سے بیٹھ کر مقرر کو دیکھنا چاہے اسکی آواز بھی سنے اسے دیکھے بھی تو ویڈیو چلا دیا جائے اور وہ تسلی سے بیٹھ کر جس مضمون میں چاہے کسی مقرر کو بولتا سنے بھی اور دیکھے بھی۔ آجکل اس کا رجحان بڑھ رہا ہے پھر یورپین ایسے ممالک ہیں جنکی الگ الگ چھوٹی چھوٹی زبانیں ہیں لیکن وہ ممالک اسلام کے لئے بہت اہم ہیں فن لینڈ ہے چیکوسلواکیا ہے ان ممالک میں تو ابھی ان کی زبانوں میں کام کا آغاز ہی نہیں ہوا تو ان سب کو مرتب کرنے کے لئے ایک پوری وکالت کی ضرورت ہے۔

اب ہمیں ایک اچھا واقف زندگی مل گیا ہے جو ایک بڑے تجربہ کار لائبریرین ہیں جو اس فن کے بہت ماہر ہیں یعنی قاضی حبیب الدین صاحب انہوں نے بڑے شوق اور اخلاص کے ساتھ وقف کیا ہے اور اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور ان کے سپرد میں نے یہ کام کیا ہے لیکن جب انہیں کام سمجھایا (یہ تو صرف چند باتیں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں) تو انہوں نے کہا کہ یہ اتنا کام ہے کہ اسکے لئے تو فوری طور پر

کمپیوٹر کی ضرورت پڑ جائے گی۔

کمپیوٹر کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب آدمیوں کے بس سے بات نکل جاتی ہے تو ابھی تو انہیں سٹاف چاہئیے پہلے کچھ سٹاف مہیا ہو۔ کام اپنے کسی نہج پر چند قدم چل پڑے پھر انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا جماعت کو کمپیوٹر بھی مہیا کرنے پڑیں گے تو یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ کو واقفین کی کتنی شدید ضرورت ہے اور وقت کے تقاضے ہیں کہ یہ ضرورت لازماً پوری کی جائے کیونکہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے فضلوں کی ہوا چلتی ہے اور ایک موسم آجاتا ہے نشوونما کا وہی وقت ہوتا ہے قدم کا اگر ہم پیچھے رہ جائیں گے تو اس موسم کے پھلوں سے محروم رہ جائیں گے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے جتنا یہ ابر بہار ہمارے لئے فوائد لے کر آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوموں میں جماعت احمدیہ کی طرف اس کثرت سے توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ ہر روز نئی نئی خبریں ایسی آتی ہیں جن سے دل کھل اٹھتا ہے اور ساتھ ہی پھر ان ذمہ داریوں کا بوجھ بھی آ پڑتا ہے پھر انسان فکرمند بھی ہو جاتا ہے پھر دعا کی بھی توفیق ملتی ہے اور نئے نئے ذہن کرنے والے بھی اپنے آپکو پیش کرتے چلے جا رہے ہیں تو۔

ایک عجیب دنیا ہے۔

یہ جماعت احمدیہ کی، جس کی کہیں اور کوئی مثال نہیں ہے یہ ساری دنیا میں ایک الگ دنیا ہے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی حیرت انگیز بارش ہو رہی ہے اور جہاں سے کوئی توقع نہیں ہوتی وہاں سے اطلاع آجاتی ہے کہ یہاں اسلام کی خدمت کا ایک نیا میدان کھل گیا ہے۔ مثلاً ہمارے آنریری ورکرز (رضا کاروں) کا ایک وفد کوریا گیا اور ان کی طرف سے جو رپورٹ آئی ہے وہ بہت (EXCITE) ہیجان پیدا کرنے والی ہے وہ کہتے ہیں کہ پورا میدان کھلا پڑا ہے اور اس قدر شوق سے لوگوں نے ہم سے مطالبے کئے ہیں کتابیں خریدی ہیں لائبریریاں مطالبے کر رہی ہیں پروفیسرز مطالبے کر رہے ہیں کہ ہمیں اسلام سکھاؤ اور جماعت احمدیہ جو اسلام سکھاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی برکت سے وہ تو ذہنوں کو بھی روشن کر دیتا ہے دلوں

کو بھی مطمئن کرتا ہے اور وہ اس زمانہ کے انسان کے مزاج کے مطابق ہے کیونکہ محض دعاوی سے آج انسان نہیں مان سکتا جب تک فلسفہ بھی اتنا مضبوط اور قوی نہ ہو، اتنا پُر اثر نہ ہو کہ ذہن اور دل دونوں کو مطمئن کر سکے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اسکے تو سارے ہتھیار ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر ترجمہ کرنے والوں کی ضرورت ہے جو پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

پس یہ سارے جو کاموں کے عنوان میں نے بیان کئے ہیں ان سے تعلق رکھنے والے جتنے احمدی جہاں ہیں وہ اپنے حالات کا جائزہ لیں اور اپنے آپ کو پیش کریں۔ میرے اس خطاب میں بیرونی ممالک کے بیرونی باشندے بھی شامل ہیں صرف پاکستانی، ہندوستانی یا انگلستان اور امریکہ کے چند آدمی نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم کے آدمیوں کے لیئے ضرورت ہے کہ وہ وقف کریں کیونکہ ان کاموں کو سنبھالنے کیلئے لازماً اچھے زبان دان بھی ہمیں چاہییے ہوں گے۔ اس وقت تو ہم طلباء کو باہر بھجوا کر زبان سکھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ربوہ میں لازماً ایک بہت ہی بڑا عظیم الشان زبانوں کا انسٹیٹوٹ ہمیں قائم کرنا پڑے گا اس کے لیئے اتنا بیج تو بویا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کا نقشہ بھی مکمل ہو گیا ہے اور اخراجات بھی کسی حد تک مہیا ہو گئے ہیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ ایک سال کے اندر اس انسٹیٹوٹ کی عمارت کھڑی ہو جائے گی مگر اس عمارت کو بسانے کے کیلئے پھر زبان دان چاہئیں انگریز وقف کریں اٹالین وقف کریں چینی، جاپانی وقف کریں، یہاں آکر خود بیٹھیں اور آکر اپنی زبان سنبھالیں پھر آگے ان کے اپنے لیئے پڑھنا ضروری ہوگا ہر زبان دان کے لیئے ہر مضمون پر ایک غلبہ پانے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی آپ اردو دان ہیں لیکن اگر آپ نے سائنسی مضمون اردو میں نہیں پڑھے تو آپ کو سائنسی مضمونوں پر اردو میں غلبہ نہیں ہے اگر آپ نے خاص قسم کے ادبی مضمون نہیں پڑھے تو ان میں گویا کہ آپ کو اردو نہیں آتی تو

محض زبان دان ہونا کافی نہیں

ہوا کرتا کسی خاص مضمون پر اس زبان دان کو مقدرت ہونا اس کو قادر الکلامی نصیب ہونا یہ بہت ضروری ہے تو ایسے واقفین جب آئیں گے تو ان کو دینی علوم پر قدرت دینے کی کوشش کی جائے گی ان کو بھی سکھانا پڑے گا پھر جا کر ہمارے اچھے زبان دان تیار ہوں گے جو اسلام کی خدمت کر سکیں

پس یہ تو واقفین والا پہلو تھا۔ دوسرا ہے

مالی ضروریات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی بہت بڑھ رہی ہیں اور جہاں تک روزمرّہ کی ضروریات کا تعلق ہے انجمن کے باقاعدہ چندے اور تحریک جدید کے باقاعدہ چندے یہ ضرورت کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ان میں کسی غیر معمولی تحریک کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ سال میں ایک خطبہ جس انجمن کے چندوں سے متعلق دیا جاتا ہے جماعت توقع سے بڑھ کر خدا کے فضل سے اس میں قربانیاں کرتی ہے لیکن ایک چندہ ایسا ہے جس میں جماعت ابھی تک پیچھے ہے اور وہ ہے "صد سالہ جوبلی" گذشتہ سال بھی میں نے توجہ دلائی تھی اس کے بعد اگرچہ پاکستان میں غیر معمولی طور پر چندے میں اضافہ ہوا ہے اور ایک سال میں صد سالہ جوبلی کا چندہ چھپن لاکھ روپے وصول ہوا ہے لیکن ابھی تک بیرونی جماعتیں بھی اور پاکستان بھی وقت سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ مختصر کوائف میں آپ کو بتاتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنا چندہ ابھی قابل وصول پڑا ہوا ہے اور صد سالہ جوبلی کے جو کام ہیں ان کی فہرست اگر آپ کے سامنے پیش کی جائے تو کئی خطبے چاہئیں۔ ناممکن ہے کہ ایک خطبہ میں ان کاموں کو بیان کیا جا سکے جو صد سالہ جوبلی نے ۱۹۸۹ء سے پہلے پہلے مکمل کرنے ہیں۔ ان کی تفاصیل جب آپ کے سامنے رکھی جائیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کتنا بڑا کام ہے کتنا اس کا پھیلاؤ ہے اس کے لیئے روپے کی فوری ضرورت ہے کیونکہ بہت سے کام ہیں مختلف ممالک میں مشنز کا قیام مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے تراجم اور مساجد کا قیام۔ ایسے ایسے نئے ممالک ہیں جہاں ایک بھی احمدی اسوقت نہیں ہے وہاں نئی جماعت کو قائم کرنا آدمی مہیا کرنا۔ اخراجات تو اس وقت سے شروع

ہو چکے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ اب ہمارا پیٹ بھرو اور جو چندہ کی رفتار ہے وہ مقابلتہً سست ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ باقی انجمنیں وصولی کا ایک باقاعدہ نظام رکھتی ہیں ان کے انسپکٹرز بھی ہیں یاددہانیوں کیلئے بڑے بڑے دفاتر ہیں۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی میں پیچھے نہیں رہتی یاددہانی اور تذکیر ضروری ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے ہر انسان کا ایک معیار نہیں ہوتا اکثر انسان یاددہانی کے محتاج ہوتے ہیں تو صد سالہ جوبلی اپنے یاددہانی کے نظام کو اتنا نہیں پھیلا سکتی کیونکہ یہ نسبتاً عارضی کام ہے اور اگر اتنا بڑا سٹاف رکھا جائے تو بہت بڑا خرچ بڑھ جائے گا اس لیئے عمومی نصیحت کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے تو میں نے سوچا کہ چونکہ صد سالہ جوبلی کا دفتر کام کے مقابل پر محدود ہے اسلئے میں جماعت کو یاددہانی کروا دوں۔

پاکستان کا کل وعدہ پانچ کروڑ چار لاکھ اناسی ہزار روپے کا تھا جس میں سے ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء تک صرف ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ کی وصولی ہوئی ہے یعنی آئندہ ادائیگی کے چار سال باقی ہیں اور گذشتہ گیارہ سال میں جو وصولی ہوئی وہ پانچ کروڑ کے مقابل پر ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ چندہ دہندگان پر بقیہ سالوں میں کتنا بڑا بوجھ پڑنے والا ہے جتنی تاخیر کر رہے ہیں اتنا ان کے لیئے یہ کام مشکل ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن دوران سال جو پاکستان میں وصولی ہوئی وہ خدا کے فضل سے گذشتہ وصولیوں کے مقابل پر بہت خوشکن ہے چنانچہ چھپن لاکھ اکیاسی ہزار وصولی کی وجہ سے اب دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ستتر ہزار وصولی ہو چکی ہے اور یہ اب گیارہ سال کی وصولی سمجھیں۔ اس کے مقابل پر اس سال کو شامل کر کے چار سال وصولی کے رہتے ہیں کیونکہ ۱۹۸۸ء میں تو پھر کام اتنا زیادہ بڑھ چکا ہوگا کہ اس وقت وصولیوں کا انتظار پھر نہیں ہو سکتا ۱۹۸۴ء کا بقایا ایک سال سمجھ لیں ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء اور ۱۹۸۷ء یہ پورے چار سال ہیں وصولی کے ان سالوں میں دو کروڑ چھیاسی لاکھ روپیہ ابھی جماعت نے ادا کرنا ہے۔

جماعتوں کو جو یاددہانیاں کروائی گئیں اور ٹارگٹس دیئے گئے تھے اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا کی جماعتوں میں اس قربانی میں اوّل آیا ہے کیونکہ ربوہ کے سپرد دسویں رحلے پر جو ٹارگٹ کیا گیا تھا وہ تین لاکھ کا تھا لیکن ربوہ کی وصولی تیرہ لاکھ چوّن ہزار روپے ہوئی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے ۱۹۸۳ء تک کل وصولی گیارہ سال میں ۹ لاکھ اٹھاسی ہزار تھی۔ تو اس سے یہ بھی علم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کے رزق میں برکت کا ایک ایسا نظام جاری کر دیا ہے کہ جو بظاہر ناممکن نظر آتا ہے وہ بھی پورا ہو جاتا ہے توقع سے بہت بڑھ جاتا ہے کہاں گیارہ سال میں ۹ لاکھ ۸۸ ہزار کی وصولی اور کہاں ایک سال میں تیرہ لاکھ چوّن ہزار روپے کی وصولی بہت بڑا فرق ہے۔ لیکن ایک بات باقی شہروں کے حق میں یہ بیان کرنی ضروری ہے کہ بعض باقی بڑے شہروں نے اپنا چندہ بہت زیادہ لکھوایا تھا اس لیئے وہ وصولی میں پیچھے رہ گئے۔

ربوہ میں چندہ کی جو توفیق تھی۔

اس کے مقابل پر صد سالہ جوبلی میں بہت کم چندہ لکھوایا گیا تھا مثلاً بجٹ کے لحاظ سے ربوہ۔ کراچی اور لاہور وغیرہ سے زیادہ پیچھے نہیں ہے یعنی جو باقاعدہ بجٹ ہے اس میں۔ لیکن وعدہ میں بہت پیچھے تھا لاہور کا وعدہ تراسی لاکھ روپے تھا اور کراچی کا ایک کروڑ پچپن لاکھ روپے اور ربوہ کا صرف ۱۰ لاکھ تھا تو اسلئے وہ چونکہ پہلے ہی اپنی ہمت سے بہت کم دے رہے تھے اس لیئے ان کا وہ نمایاں اضافہ نظر آیا لیکن اس فرق کو اگر آپ ملحوظ بھی رکھیں تب بھی گذشتہ سال ربوہ کی قربانی ان سب شہروں سے زیادہ ہے کیونکہ کراچی کی گذشتہ سال کی وصولی ڈیڑھ کروڑ بجٹ کے مقابل پر نو لاکھ ہے اور لاہور کی وصولی تراسی لاکھ بجٹ کے مقابل پر سات لاکھ اس لحاظ سے ربوہ کی وصولی تیرہ لاکھ فی ذاتہٖ بھی خدا کے فضل سے بہت نمایاں اور قابل تحسین ہے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو جزاء دے اور توفیق کے مطابق مزید آگے بڑھنے کی توفیق بخشے کیونکہ ابھی ربوہ میں گنجائش بہرحال موجود ہے۔

جہاں تک کراچی کا تعلق ہے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ

سے زائد کا بجٹ ان کی توفیق سے زیادہ تو نہیں کیونکہ باقی جو جماعتیں اس سائز کی ہیں ان کے وعدوں کے مقابل پر کراچی کے وعدے یقیناً بہت زیادہ ہیں اس لیئے یہ وہم ہو سکتا ہے کہ شاید کراچی جوش میں آکر زیادہ وعدے لکھوا گیا ہو اور اب اس کی ادائیگی کی توفیق نہ ہو لیکن میرے نزدیک یہ محض وہم ہے

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ

جو سلوک ہے وہ عام حسابی قاعدوں سے نہیں پرکھا جا سکتا یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیب سے آخری پیسہ نکل آیا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا نظام جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے تو پھر جیب بھری ہوئی مل جاتی ہے پھر آپ وہ بھی سب کچھ چھوڑ دیں مگر خدا تعالیٰ کا نظام جب دوبارہ ہاتھ ڈالتا ہے تو پھر جیب بھری ہوئی مل جاتی ہے۔ کونسا قاعدہ کام کر رہا ہے یہ ہم نہیں جانتے ہمیں تو اتنا علم ہے کہ کچھ اس قسم کا قاعدہ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جنگ احد کے موقع پر ایک صحابی اور اسکی بیگم نے دعوت کی اور پتہ تھا کہ بہت دیر کا فاقہ ہے تو انہوں نے یہ سوچا کہ چند آدمی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آجائیں اور ایک چھوٹا سا بکرا ذبح کیا ہوا ہے دس بارہ آدمیوں کے لیئے کافی ہو جائے گا تو انہوں نے اشارہ سے ہلکی سی آواز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ تیار ہے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لائیں تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دل

تو ایک نہ ختم ہونے والا سمندر تھا اور ساری کائنات پر آپکی رحمت محیط تھی یہ کیسے ممکن تھا کہ فاقے کے وقت باقی لشکر کو چھوڑ دیتے اور صرف آپ چند صحابہ کے ساتھ چلے جاتے آپ نے فرمایا اچھا اعلان کر دو کہ جس جس کو بھوک لگی ہوئی ہے وہ سارے آجائیں اور اس وقت وہ سارے بھوکے تھے یہ بات سن کر وہ صحابی بہت پریشان ہو کر گھر کی طرف واپس دوڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ٹھہرو! کپڑے سے آٹے کو ابھی ڈھانک دینا اور یاد رکھو کہ ہانڈی سے ڈھکنا نہیں اتارنا جب تک میں نہ آجاؤں اور تقسیم نہیں کرنی جب تک میں اپنے ہاتھ سے شروع نہ کروں۔ خیر! وہ واپس گیا بیوی کو اس نے پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی آج عزت رکھے یہ واقعہ ہو گیا ہے تو اس نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو فرمایا ہے اسی طرح کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے آٹے سے کپڑا اٹھایا اور ہاتھ لگایا اور اسے کہا کہ شروع کرو روٹی پکانی اور ساتھ ہی ہانڈی سے ڈھکنا اٹھا کر خود ہی تقسیم شروع فرما دی۔ اب وہ صحابی خود بیان کرتے ہیں اور ایک سے زیادہ روایتوں میں یہ واقعہ بیان ہے کہ لوگ کھاتے چلے گئے اور مزید نکالتا چلا گیا آٹا بھی بڑھتا گیا اور ہانڈی سے سالن بھی نکلتا ہی چلا گیا۔ اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب سارے لشکر کا پیٹ بھر گیا تو اتنا کھانا بچا ہوا تھا کہ گھر والے بھی کھا سکتے تھے اور اس کے علاوہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو بھیجنا چاہتے تو بھیج سکتے تھے۔

پس جو خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ظاہر ہوا اور آپ سے اس قدر رحمت اور فضلوں کا سلوک فرمایا ہم بھی تو اسی خدا کے اسی محبوب کے غلام ہیں اور اسی کے نام پر کام کر رہے ہیں اس لیئے دنیا کے حساب سے چاہے بالکل جاہلانہ باتیں ہوں لیکن

جماعت احمدیہ کا تجربہ کیا ہے

یہ بات سو سالہ مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کی قربانی کی توفیق کو بڑھاتا ہے اور روپیہ میں کمی نہیں آنے دیتا ان کی ذاتی ضرورتیں بھی پہلے سے بڑھ کر پوری کر دیتا ہے اور بعض دینے والے ایسے ہیں کہ جب وہ دیتے ہیں تو اس وقت محسوس ہوتا ہے کہ گویا اپنی توفیق سے بڑھ کر وعدہ لکھوا دیا مگر ایک دو سال کے اندر ہی خدا ایسی برکت دے دیتا ہے کہ وہ شرمندہ ہو جاتے ہیں کہ ہم نے وعدہ کم لکھوایا تھا۔ چنانچہ ابھی

کل ہی مجھے پتہ لگا

لاس اینجلز میں ہمارے ایک ڈاکٹر صاحب ہیں بڑے مخلص اور فدائی انہوں نے مشنز کے لیئے پچیس ہزار ڈالر کا وعدہ لکھوایا تھا اور بعض ان کے جاننے والوں کا خیال تھا کہ شاید انہوں نے یہ بہت وعدہ لکھوا دیا ہے اب دو تین دن ہوئے انکی طرف سے خط آیا ہے اور کل اس کی تحریک جدید نے مجھے رپورٹ بھجوائی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو میرے موجودہ حالات ہیں ان کے پیش نظر پچیس ہزار ڈالر کم ہے اس لیئے میں اس کو بڑھا کر پچاس ہزار ڈالر کرتا ہوں۔ تو یہ دیکھ لیجئے کس طرح خدا تعالیٰ کا سلوک ہوتا ہے اور اس کثرت سے اس مضمون کے خط دنیا بھر سے آ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے پھر نیا حوصلہ ملتا ہے اور میں رحم اس بات میں نہیں سمجھتا کہ اب مانگنا بند کروں کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ خدا کے فضل کے دروازے بند کر دوں میں اقتصادی رحم جماعت پر یہ سمجھتا ہوں کہ اور مانگو اور مانگو تاکہ خدا کے فضل لامتناہی طور پر نازل ہونے شروع ہو جائیں۔

پس میں اس تجربہ اور اس یقین کے ساتھ احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ

کمر ہمت کسیں

اور اس گذشتہ کمی کو جو گیارہ سالہ کمی ہے اسے چار سال میں نہیں بلکہ کوشش کریں کہ ایک دو سال کے اندر ہی پوری کر دیں پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح ان پر فضلوں کی بارش فرماتا ہے کس طرح ان کی جیبوں کو پھیلاتا چلا جاتا ہے ان کی ضرورتوں کو خود پورا کرتا ہے اور جب یہ سارا نظام یہ دائرہ مکمل ہو جائے گا تو آخر پر یہ مخلصین جو اپنی توفیق سے بڑھ کر ادائیگی کی کوشش کر رہے ہوں گے شرمندگی محسوس کریں گے کہ اوہو ہم تو بہت بڑا تیر مار رہے تھے اپنا طرف سے اللہ تعالیٰ نے تو اتنے فضل کر دیئے ہیں کہ ہم حق ادا نہیں کر سکے۔ یہ ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق۔ خدا کرے یہ مراسم اسی طرح جاری رہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے ہم خدا کی محبت اور دنیا میں قربانیاں دیتے چلے جائیں اور ہماری محبت اور دنیا کو اتنا تھوڑا اور بر خلاف اس کے لیئے اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو اتنا بڑھاتا چلا جائے کہ ہم ہمیشہ اپنے رب سے شرمندہ ہی رہیں کہ ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکے تیرے فضل ہم سے جیت گئے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

آج چونکہ مشاورت کا دن ہے

اس لیئے حسب دستور جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی جمع کی جائے گی افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے سب کو موقع نہیں مل سکتا اس نہایت دلچسپ اور روحانیت کی افزائش کرنے والی مجلس میں شامل ہونے کا جگہ تھوڑی ہے تو زائرین کو بھی کم ٹکٹ ملتے ہیں اسلیئے مجبوری ہے لیکن آپ لوگ باہر بیٹھے دعاؤں کے ذریعہ شامل ہو سکتے ہیں اتنا تو کریں کہ تین دن مسلسل صبح و شام دن رات ذکر الٰہی اور دعاؤں میں لگائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو خدا کے کاموں کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں۔ سوچ بچار اور غور و فکر کے لیئے اُن کے ذہنوں کو روشن کرے ان کے قلوب کو جلا بخشے انہیں خدا کے کاموں کی خاطر وسیع حوصلہ کے ساتھ وسیع منصوبے بنانے کی توفیق عطا کرے اور غور و فکر میں کوئی بھی نفسانیت کا پہلو نہ ہو ہر مشورہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق بخشے کہ وہی مشورے قبول کروں جو خالصۃً اللہ کی رضا کے مطابق ہوں اور اگر کہیں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو ایسے مشوروں کو خدا تعالیٰ مجھے قبول کرنے کی توفیق نہ دے اور پھر ان میں برکت بخشے پھر سارا سال پڑا ہو گا ان کاموں کے کرنے کا ان مشوروں پر عمل کرنے کا۔

پس بہت دعاؤں کی ضرورت ہے ان دعاؤں کے ذریعہ سارا ربوہ ہمارے ساتھ شامل ہو سکتا ہے اور باقی آئندہ کے لیئے بھی کوشش اور دعا کریں کہ ایک سکیم ہے "ناصر ہال" بنانے کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی یاد میں ایک ایسا ہال تعمیر کیا جائے جیسا کہ آپ کی خواہش تھی جس میں

کم از کم ایک لاکھ آدمی تو بیٹھ سکیں۔

تو ہو سکتا ہے کہ اس وقت تک ربوہ کی آبادی تیزی سے پھیل کر بڑھ ہو جائے یا باہر کے لوگ جب یہ معلوم کریں کہ زائرین کے لیئے جگہ مل گئی ہے تو وہ زیادہ تعداد میں آنا شروع ہو جائیں تو اس صورت میں پھر انشاء اللہ تعالیٰ مشاورت ہی ایک جلسہ سالانہ بن جائے گی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ سب کو اس میں شامل ہونے کی توفیق مل جائے گی۔

اسلام اور مرکز اسلام کا حقیقی پاسبان

از مکرم مولوی نذیر السلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ امروہہ

جب ہم صحیح بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کشف پڑھتے ہیں جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسیح دجال کو کعبہ" کا طواف کرتے ہوئے دیکھا تو دل خوف سے دہل جاتا ہے چنانچہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں اس کشف کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں آتا ہے:۔

ترجمہ "آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ مجھے آج رات کعبہ کے پاس دکھایا گیا پس میں نے ایک گندم گوں خوبصورت آدمی کو دیکھا اس کے سر کے بال خوبصورت طریق پر لٹکے ہوئے تھے جن کی گویا کنگھی کی گئی تھی اور ان سے پانی ٹپکتا تھا وہ دو آدمیوں پر یا فرمایا دو آدمیوں کے کندھوں پر تکیہ کئے ہوئے تھے اور کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے پھر میں نے گھنگریالے مڑے ہوئے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا جو دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا اسمیں انگور کا پھولا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا یہ مسیح الدجال ہے"

(صحیح بخاری کتاب الفتن)

چنانچہ اس خواب کی تعبیر امام محمد طاہر متوفی ۹۸۶ھ نے اس طرح فرمائی ہے کہ:۔

"دجال کا کعبہ کے گرد طواف کرنا تاویل طلب ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کشف تھا بایں طور کہ دجال بعین آپ کو اس کی کریہہ صورت میں اس حال میں دکھایا گیا کہ وہ اپنی بھرپور تلبیس اور ملمع سازی پر تکیہ کئے ہوئے تھا وہ دین کے اردگرد اس مقصد سے پھرے گا کہ اس میں ٹیڑھاپن اور فساد تلاش کرے اور عیسیٰؑ کو اچھی صورت میں کعبہ کا طواف کرتے دیکھنا یہ تعبیر رکھتا ہے کہ وہ اسلام کے قائم کرنے اور اسکے فساد کی اصلاح کی غرض سے دین کے گرد پھرے گا۔"

(مجمع بحار الانوار جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

یعنی دجال تلبیس اور ملمع سازی کے ذریعہ دین اسلام کے اردگرد اس مقصد سے پھرے گا کہ اس میں کجی اور فساد تلاش کرے دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ دجال تلبیس اور ملمع سازی کے ذریعہ خانہ کعبہ تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کرے گا جیسا کہ آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ دجال کس طرح دجل بازیوں کے ذریعہ ارض حجاز میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

فتنۂ دجال کی وسعت اور اثر پذیری:۔

کفر اور ایمان کا اس دنیا میں موجود رہنا خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہے لیکن ان دونوں کے درمیان ایک حد فاصل قائم کر دی گئی ہے جو کفر اور ایمان کے امتیاز کو نمایاں کرتی رہتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وجعل بینھما برزخا وحجرا محجورا (سورۃ الفرقان) اس آیت کریمہ میں کفر و ایمان کے مقابلہ کے علاوہ اس میں مغربیت اور دجالیت کے متعلق بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے چنانچہ قرآن نے اپنے الفاظ میں اس طرف اشارہ کر دیا ہے فرماتا ہے ھذا ملح اجاج اور اجاج سے یاجوج اور ماجوج دونوں قوموں کی طرف اشارہ ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنی تفسیر کبیر میں بڑی تفصیل اور مدلل طور پر دجالی فتنہ کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "حجرا محجورا میں بتایا گیا ہے کہ گو تمہیں ان دونوں اقوام یعنی یاجوج ماجوج سے ملکر رہنا پڑے گا مگر ایسی حالت میں بھی تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تم میٹھے پانی کا سمندر ہو اور وہ کڑوے پانی کا سمندر ہیں تم مغربیت کی کبھی نقل نہ کرو اور باوجود ان میں ملے ہونے کے ایسے لوگوں کے متعلق صاف طور پر کہدیا کرو کہ تم اور ہو اور ہم اور ہیں جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم کفار سے صاف طور پر کہدو کہ لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد گویا ایک برزخ تمہارے اور ان کے درمیان ہمیشہ حائل رہنی چاہیئے خود رسول اکرم صلعم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اسوقت سے لیکر قیامت تک دجالی فتنہ سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال)

چنانچہ اس کی صداقت اس سے ظاہر ہے کہ پہلے زمانوں میں جو فتنے پیدا ہوتے تھے وہ صرف مقامی ہوتے تھے مثلاً ہندوستان کا فتنہ مستقل ہوتا تھا اور وہ ایرانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا اور ایرانی فتنہ مستقل ہوتا تھا اور وہ یونانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا لیکن موجودہ فتنہ میں ریل اور تار اور فون کی ایجاد کی وجہ سے ایشیا افریقہ پر اثر انداز ہو رہا ہے اور افریقہ ایشیا پر اثر انداز ہو رہا ہے یورپ امریکہ پر اور امریکہ یورپ پر اثر ڈال رہا ہے۔ اسلئے مختلف ممالک کے جو مذہبی بے چینی پائی جاتی ہے وہ ساری دنیا میں یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہے پس پہلے فتنوں اور موجودہ فتنہ میں یہ فرق ہے کہ یہ فتنہ ایک عالمگیر فتنہ ہے غرض آج کفر اپنے تمام ہتھیار استعمال کر رہا ہے اور یہ حملہ اپنی کمیت میں اور کیفیت کے لحاظ سے بے مثال ہے پہلے حملوں میں آدمی کم ہوتے ہیں اور پھر وہ متفرق طور پر حملہ کرتے ہیں ایرانی اور رنگ میں حملہ کرتا تھا اور جاپانی اور رنگ میں مگر اب تمام دنیا متفقہ طور پر حملہ اسلام پر کر رہی ہے اور جتنے رائج الوقت کے علوم ہیں ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس فتنہ کے برابر دنیا کا اور کوئی فتنہ نہیں۔

پس اگر آج ضرورت ہے تو صرف اسلام اور مرکز اسلام کی حفاظت اور اس کی حقیقی پاسبانی کی ہے جسکا انتظام خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے خلفاء کرام کے ذریعہ فرما دیا ہے چنانچہ اس ضمن میں جو حدیث خاکسار نے پیش کی ہے۔ اس میں یہ وعدہ بھی دیا گیا تھا کہ مسیح ابن مریم امت محمدیہ میں آنے والا مسیح موعود و مہدی معہود اسلام اور مرکز اسلام خانہ کعبہ کو دجالی طاقتوں سے بچائے گا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مسیح ابن مریم سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام نہیں ہیں قرآن اور احادیث کے مطابق وہ ۱۲۰ سال کی عمر پاکر تمام انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔

عربوں کے مسائل کو بطور خاص حل کرنے اور ان کی نگہبانی کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عائد کی اور اب آپ کے نظام خلافت کے سپرد ہے جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

اِنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّرَنِیْ فِی الْعَرَبِ وَاَلْھَمَنِیْ اَنْ اَمُوْنَھُمْ وَاُرِیَھُمْ طَرِیْقَھُمْ وَاُصْلِحَ لَھُمْ شُئُوْنَھُمْ۔ (حمامۃ البشریٰ)

یعنی میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں ان کی خبرگیری کروں اور ٹھیک راہ بتلاؤں اور ان کا حال درست کروں

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں اور علماء کو امام مہدی علیہ السلام اور نظام خلافت کی صداقت کو سمجھنے کی بہت جلد توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اذکروا موتاکم بالخیر

الحاج امیر احمد ضمیر کا ذکر خیر

افسوس میرے چھوٹے بھائی عزیز امیر احمد ضمیر ولد مکرم حاجی بشیر احمد ضمیر بروز جمعہ ۲۴ مئی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز نے فجر کی نماز ادا کرکے سیکرٹری مال کو اپنا چندہ ادا کیا باغ میں پودوں کو پانی دینے کی غرض سے پانی کی موٹر چیک کر رہے تھے کہ کرنٹ کا جھٹکا لگا اور سر پیچھے پتھر کی دیوار سے ٹکرایا دماغ پر گہری چوٹ آئی ڈاکٹر کے پاس لے جانے سے قبل ہی ۳۸ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے ایک دن قبل مسجد ملک نماز کی توسیع کے معاملہ میں مصروف رہے اور مسجد کی پیمائش کی سعودی عرب جدہ میں قیام کے دوران وہاں کی جماعت کے بڑھ چڑھ کر کام کرتے نمازیوں کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتے پچھلے رمضان میں مسجد ملک نمائیں الکٹرک کا کام خود کیا پنکھوں ٹانٹے، لاؤڈ سپیکر کی صفائی درست کی۔ ہنس مکھ تھا کو صلوۃ وصوم کے پابند چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے غمزدہ اہلیہ تین لڑکیاں بعمر ۸/۱ سال ۴ سال اور دو سال چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ ۲۵ مئی مسجد ملک نمائیں محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے پڑھائی اور آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی نماز جنازہ غائب ۲۵ مئی کو کناڈا اور ٹورنٹو میں ادا کی گئی اس المناک حادثہ سے ہمارے خاندان پر شدید غم و صدمہ ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام دے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اپنے ان تمام بھائی بہنوں دوستوں کا اس تحریر کے ذریعہ شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمارے غم میں پوری طرح شامل ہوئے بالخصوص جماعت احمدیہ حیدرآباد، سکندرآباد، ٹورنٹو اور امریکہ جرمنی جدہ، پاکستان لندن ہندوستان کے احباب کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بذریعہ فون یا خطوط ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(مشتاق احمد بشیر (ضمیر) جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسکارپرہ (کینیڈا))

بدر کی مالی اعانت فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مینجر)

قرارداد تعزیت بروفات محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی لندن

اراکین مجلس عاملہ برطانیہ ' جملہ احباب جماعت برطانیہ کی نمائندگی میں جماعت کے ایک ممتاز خادم اور بے لوث فدائی کارکن مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی امیر لندن ریجن و افسر جلسہ سالانہ برطانیہ کی اچانک رحلت پر دلی رنج اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ ۲ اگست ۱۹۹۱ء کی صبح کو لندن میں اچانک دل کے شدید حملہ کے بعد ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

مکرم و محترم بنگوی صاحب مرحوم و مغفور ' ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو بنگہ ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ بنگہ اور دہلی میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۶ء سے آپ نے مستعدی سے جماعتی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت دین کا یہ سلسلہ بڑی وفا اور خادمانہ شان کے ساتھ زندگی کے آخری سانس تک جاری رہا۔ ابتداءً آپ نے جماعت احمدیہ دہلی میں قائد خدام الاحمدیہ ۔ ممبر مجلس عاملہ اور ممبر مجلس انتخاب امیر دہلی کے طور پر کام کیا۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کو حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس عاملہ کراچی کا ممبر مقرر فرمایا۔ پیرس اور جاکرتا میں مقامی جماعتوں سے منسلک ہو کر نمایاں رنگ میں خدمت کی توفیق ملی۔ بعدازاں لندن میں اپنی سرکاری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمات سرانجام دینے کی سعادت پائی۔ دسمبر ۱۹۷۴ء میں سرکاری ملازمت سے فراغت کے بعد تو آپ نے گویا اپنے آپ کو کلیۃً جماعتی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور ہر روز لندن مسجد آکر خدمت کا طریق ایسی مستقل مزاجی سے سنبھالا کہ جس روز آپ کی وفات ہوئی اس سے گزشتہ رات بھی قریباً گیارہ بجے تک آپ جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔

مرحوم کی سرکاری ملازمت کا آغاز برطانوی ہندوستان کی حکومت کے دور میں ہوا۔ تقسیم کے بعد انہوں نے پاکستان کی وزارت خارجہ کی ۲۷ سال تک خدمت سرانجام دی اور اپنی دیانتدارانہ اور اُصولانہ روش کی وجہ سے ہر جگہ نیک نامی حاصل کی۔ اُن کے مشفقانہ حسن سلوک کی وجہ سے ان کے سب رفقاء خواہ وہ افسران تھے یا ماتحت انہیں ہمیشہ محبت اور عزت کے ساتھ یاد کرتے رہے ہیں۔

۱۹۷۵ء سے ۱۹۹۱ء کے عرصہ میں آپ نے ناظم اعلیٰ انصار اللہ یو کے اور اعزازی ممبر مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی ذمہ داری ادا فرمائی۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۹۰ء تک جماعت احمدیہ برطانیہ کے جنرل سیکرٹری کی بھاری ذمہ داری نہایت احسن رنگ میں سرانجام دی۔ اس کے بعد سے امیر لندن ریجن کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ کو یہ نمایاں اعزاز حاصل ہوا کہ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۸۴ء میں لندن تشریف لانے پر جب مرکز اسلام آباد خریدا گیا اور ۱۹۸۵ء میں وہاں پر جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا تو حضور انور نے آپ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا۔ یہ عظیم خدمت آپ نے بہت محنت اور اخلاص سے سرانجام دی اور حضور کی خوشنودی اور دُعاؤں کو حاصل کیا۔ خدمت کا یہ اعزاز آپ کو سالہا سال ملتا رہا اور زندگی کے آخری سانس بھی اِس خدمت کے دوران آئے باوجود بیماری کے آپ نے یہ خدمت جس تندہی اور فدائیت سے ادا کی وہ یقیناً ایک مثال ہے اور دیگر خدام احمدیت کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ احمدیت کی محبت اور غیرت کُوٹ کُوٹ کر دل میں بھری ہوئی تھی۔ ہر جگہ احمدیت کی تبلیغ کرتے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت مستعد تھے۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ انتہائی عقیدت اور محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ بہت ملنسار ' ہمدرد اور خادم انسانیت وجود تھے۔ دوسروں کی خدمت کرکے راحت محسوس کرتے۔ مفوّضہ فرائض محنت اور خلوص سے ادا کرتے اور اپنی کمزوری صحت کو خدمت کی راہ میں کبھی حائل نہ ہونے دیتے۔

احساس ذمہ داری اور قربانی کا جذبہ بھی بہت نمایاں تھا۔ ان کی نمایاں اور بے لوث خدمات کو حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس درد اور محبت بھرے انداز میں شاندار خراج تحسین ادا کیا ہے وہ یقیناً قابل رشک ہے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کے لئے سرمایۂ افتخار رہے گا۔

ان کی وفات سے جماعت احمدیہ برطانیہ ایک انتھک ' مخلص اور فدائی خادم سلسلہ سے محروم ہو گئی ہے۔ اور اس محرومی کو ہر فرد جماعت نے بہت شدت سے محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے آگے ہمارے سر خم ہیں لیکن ہم بہت درد بھرے دلوں کے ساتھ اور محبت و عقیدت سے اپنے رخصت ہونے والے بھائی کی خدمت میں دعاؤں کا پُرخلوص تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بے پایاں فضل و کرم اور رحمت سے حصہ وافر عطا کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی ساری خدمات کو قبول فرماتے ہوئے اجر عظیم سے نوازے۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کو ـــــ اُن کی اہلیہ محترمہ کو ' بچوں اور بچیوں کو اور باقی سب عزیزوں رشتہ داروں کو اِس عظیم جدائی پر صبر اور ہمت کی توفیق عطا کرے۔ اور توفیق دے کہ ان کی خوبیوں کو اپنا کر ان کی خدمات کے تسلسل کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ آمین۔ اِس اندوہناک موقع پر ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ہماری یہ بھی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت برطانیہ کو اپنے فضل سے محترم بنگوی صاحب مرحوم و مغفور کی طرح کے بے لوث خادم اپنے فضل سے عطا فرماتا رہے اور خدمت کا جو علَم اُنہوں نے بلند کئے رکھا اُس کو اُونچے سے اُونچا کرتے چلے جانے کی توفیق سب خدام احمدیت کو نصیب ہو۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ برطانیہ

حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ تسلیم کرتے تھے!

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے جب ۱۸۹۰ء کے اواخر میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں فرمایا تو مخالفت کا ایک طوفان علماء ظواہر نے بپا کر دیا تھا۔ اور اب یہ حال ہے کہ عیسائی سکالرز اور کئی علماء و مفتیانِ اُمت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی تصدیق کرتے چلے جا رہے ہیں اور اب وہ دن قریب ہیں کہ حیات مسیح کے قائلین اِس عقیدہ سے بالکل بیزار اور مایوس ہو کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات اور مثیل مسیح کی بعثت کے عقیدہ کو تسلیم کر لیں گے۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔ آمین

عاشق رسولؐ ' حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' جن کے ایمان و اخلاص کا اندازہ صرف اس واقعہ سے ہی کیا جا سکتا ہے کہ جنگ اُحد میں جب حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تو حضرت اُویس قرنیؓ نے اس صدمہ کو برداشت نہ کرتے ہوئے بے تابانہ اپنے سارے دانت توڑ ڈالے۔ آپؓ نے حضرت عبداللہ بن ربیعؓ کے سامنے بعض انبیاء بشمول حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی وفات کی شہادت دیتے ہوئے ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے موت کو مستحضر رکھنے کی نہایت پُراثر نصیحت فرمائی۔

قارئین کرام کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے یہ نادر حوالہ پیش ہے :-

حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

" سوتے وقت موت کو اپنے سرہانے رکھو جاگتے وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اس بات کو ذہن نشین کر لو کہ حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی حوّا۔ حضرت ابراہیمؑ ۔ حضرت موسیٰؑ ۔ حضرت عیسیٰؑ ۔ اور وہ جن کے لئے کائنات معرض وجود میں آئی (یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے وفات پائی۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور میرے دوست حضرت عمرؓ کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔ میں بھی وفات پانیوالا ہوں اور تم بھی وفات پانے والے ہو۔ اس لئے تم بھی زاد آخرت جمع کر لو اور میں بھی زاد آخرت جمع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت اُویس قرنیؓ " فی امان اللہ " کہہ کر روانہ ہو گئے۔ (بحوالہ تاریخ اولیاء از اشاعت نقیبہ اولیاء صاحبزادہ محمد مستحسن صاحب فاروقی) مدیر آستانہ ' سجادہ نشین خانقاہ کلیمیؒ دہلی۔ صفحہ ۱

([illegible])

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

بعض نواحی اضلاع کا کامیاب دورہ - تین مقامات پر فری میڈیکل کیمپ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد - آندھرا پردیش

الحمدللہ کہ حضور انور کی خصوصی توجہ کے پیش نظر احباب جماعت حیدرآباد و چنتہ کنٹہ کو قابل ذکر جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ گزشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے مشورہ سے بعض خدام و انصار نے اپنے خرچ پر تین جیپ کاروں پر تقریباً پانچ صد کلومیٹر کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا جسمیں فری میڈیکل کیمپ لگا کر انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوکر ۱۴ - افراد نے شرکت فرمائی۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر صوبائی۔ محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب ناظم انصار اللہ آندھرا پردیش۔ محترم محمد احمد اللہ صاحب آف مدراس۔ محترم سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔ محترم محمد عظیم الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔ محترم محمد ضیاء الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔ محترم محمد امان صاحب اختر مدراس۔ محترم ارشد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد۔ محترم ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب ایم بی بی ایس حیدرآباد۔ محترم محمد قدرت اللہ صاحب و محترم محمد عظمت اللہ صاحب حیدرآباد اور عزیز افتخار الدین قمر اور خاکسار حمید الدین شمس شامل تھے۔

اس وفد کو حیدرآباد میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اور سکندرآباد سے محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے دعا کے ساتھ الوداع کیا۔ یہ وفد سب سے پہلے موضع کشاپور تحصیل ملگ پہنچا جہاں نو مبائعین نے جو تین صد سے زائد ہیں گرمجوشی سے استقبال کیا۔ یہاں مکرم ڈاکٹر محمد عبد الرزاق صاحب نے گورنمنٹ سکول کی بلڈنگ میں رات گیارہ بجے تک مریضوں کو دیکھا اور مفت ادویات دیں۔ مکرم محمد قدرت اللہ صاحب انجینئر اور مکرم ارشد اللہ بیگ صاحب انجینئر نے بطور کمپونڈر کے بطریق احسن فرائض سرانجام دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان خدام کے جذبۂ ہمدردی کو دیکھ کر نو مبائعین پھولے نہیں سمارہے تھے کہ ہماری روحانی ہی نہیں، جسمانی بیماریوں کا بھی یہ لوگ علاج کر رہے ہیں۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر صوبائی آندھرا پردیش اور مکرم محمد احمد اللہ صاحب آف مدراس اور مکرم محمد بشیر الدین صاحب ناظم انصار اللہ آندھرا پردیش نے پورے گاؤں کا سروے کیا۔ اور بچوں، خدام اور ناصرات سے احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے۔ تلاوت، نظمیں اور کلمے سُنے اور اس قدر محظوظ ہوئے کہ ان خدام و ناصرات کو نقدی کی صورت میں انعامات بھی دیئے۔ یہاں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ بہت محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔ رات کو قیام اسی گاؤں میں کیا گیا اور صبح اس مقام کا بھی جائزہ لیا گیا جو اس گاؤں کے لوگوں نے مرکز سلسلہ کے نام مسجد کی تعمیر کے لئے زمین وقف کی ہے۔ اس کے بعد وفد "محمد غوث پلّی" پہنچا جہاں شدید مخالفت ہے۔ اس پورے گاؤں کا سروے کیا گیا اور حالات کا جائزہ لیا گیا۔ غیر اقوام سے ملاقات بھی کی گئی۔ ازاں بعد وفد "اُکلاپلّی" پہنچا جہاں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ یہاں ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے کیونکہ اس وفد کے ہمراہ انجینئر بھی تھے۔ انہوں نے تعمیر کا جائزہ لیا اور مفید مشورے بھی دیئے۔ اور بعض مریضوں کو دیکھ کر ادویات دیں۔

اس کے بعد یہ وفد ضلع نلگنڈہ میں داخل ہوا۔ "گٹی پرتی" جہاں تین صد سے زائد نو مبائعین ہیں، یہاں کچھ دیر رکنے کے بعد وفد بنڈلا پلّی گاؤں میں پہنچا یہاں کے خدام نے گاؤں سے ایک کلومیٹر باہر سڑک پر وقار عمل کر کے راستہ صاف کیا تھا۔ جونہی وفد گاؤں میں داخل ہوا، نو مبائعین نے جو تقریباً ایک سَو ہیں، والہانہ استقبال کیا اور وفد کی گلپوشی کی۔ یہاں وسیع پیمانہ پر فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا اور بلا تفریق مذہب و ملت، مریضوں کا چیک اپ کر کے ادویات دی گئیں۔ مریضوں کا اس قدر ازدحام تھا کہ دور تک قطاروں میں کھڑے تھے۔ غیر مسلم دوستوں نے خاص طور پر ایسے میڈیکل کیمپ قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ خدمت خلق کے اس طریق سے جہاں مریضوں کو راحت ملی وہاں پورے علاقہ پر اس کا اچھا اثر ہوا۔ الحمدللہ اسی جگہ مسجد کی تعمیر کا بھی جائزہ لیا گیا۔ نیز محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرشید صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز ابن عبد الجبار صاحب کی نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر نو مبائع دوست مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ احمدیت کے اس علاقہ میں آنے سے قبل ہمیں اسلام سے متعلق کچھ آگاہی نہ تھی۔ آج جو آپ ہم سب میں اسلامی شعار دیکھ رہے ہیں یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ کی برکت ہے۔ بعدہٗ مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت "قاصر لا پہاڑ" نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس علاقہ میں احمدیت کی نمایاں کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے بعد خاکسار نے احمدیت کی صداقت پر ان علاقوں میں ظاہر ہونے والے نشانات کا جائزہ پیش کیا۔ آخر میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے نو مبائعین کو پند و نصائح فرمائیں اور نو مبائعین سے ملکر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس جگہ سے قافلہ "قاصر لا پہاڑ" ضلع نلگنڈہ رات کے وقت داخل ہوا۔ نو مبائعین نے اراکین وفد کا پرتپاک استقبال کیا اور یہاں بھی ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور Medical Camp لگایا گیا۔

اس دورے کے دوران اور اس کے علاوہ بھی خاکسار اور مکرم رضوان احمد صاحب انصاری نیز مکرم محمد ظفر اللہ صاحب سرکل انچارج نے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ بفضلہ تعالیٰ کئی نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مساعی کو قبول فرمائے، بارآور فرمائے اور نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔

☆ الحمدللہ کہ اس سال جماعت حیدرآباد و چنتہ کنٹہ سے سات افراد کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ مع اہلیہ محترمہ و دختر رضیہ بیگم صاحبہ و داماد مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب - اور محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد مع اہلیہ محترمہ و دختر - اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کے حج کو قبول فرمائے اور اس عظیم عبادت کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اس قافلہ کی حج سے واپسی پہ مکرم خالد احمد صاحب حمیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے ایک مختصر استقبالیہ تقریب میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ہاتھوں ان ہر سہ خوش نصیب اصحاب کی گلپوشی کروائی اور مکرم قائد صاحب اور مکرم سید ابرار احمد صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کے اعزاز میں تواضع کا انتظام کیا۔

☆ امسال جلسہ سالانہ یوکے میں حیدرآباد سے تین خدام نے شمولیت کی جس کی خبر روزنامہ "سیاست" مؤرخہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔ یہ خوش نصیب خدام عزیز سید عابد احمد صاحب ابن محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، مکرم عبید اللہ صاحب ابن محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور عزیز ارشد حسین صاحب ابن محترم اکبر حسین صاحب سعید آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔

☆ ماہ جولائی میں بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت نے تقریباً ۲۵ ہزار روپے چندہ مختلف مدات میں ادا کیا۔ مکرم عبد الستار صاحب تلاپوری سیکرٹری مال نہایت محنت، اور توجہ سے مفوضہ امور سرانجام دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشاد پر داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

دعائے مغفرت

مکرم سید محمد یونس صاحب ابن حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء کو ۷۱ سال کی عمر میں ربوہ (پاکستان) میں وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون ۰

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں عالمگیر مجلس مشاورت کے پہلے روز نماز ظہر و عصر کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار عبد المالک۔ نمائندہ الفضل لاہور۔ حال نزیل لندن

حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ

اے بہادر اے جری، اے دین حق کے پہلوان
رب کعبہ تجھ سے راضی شاہ بطحیٰ مہربان

روح صدیقی کو اپنایا ہے تو نے عمر بھر
صد مبارک ہو تجھے صدیقیت کا یہ مکاں

وہ نمونہ صدق کا تو نے دکھایا بار بار
مدح خواں تیرا بنا خود مہدی آخر زماں

خوب تھا جو ہر کوئی اُمّت میں ہوتا نور دین
ایسا ہی ہوتا جو دل ہوتے یقیں سے شادماں

اس سے بڑھ کر اس جہاں میں کوئی بھی دولت نہیں
جس کو حاصل ہو گئی وہ ہے یقیناً کامراں۔

تجھ کو عرفان تھا کلام اللہ کے اسرار کا
پھول برساتی تھی خوشبودار ہر دقت زباں

تیرا دل نورِ یقیں سے سربسر معمور تھا۔
رشک کرتے تجھ ترے اخلاص پر کرد بیاں۔

ذاتِ باری پر توکل کا نمونہ بے نظیر
عسر اور یسر کی حالت میں، مثالی اطمنان

عیش و عشرت چھوڑ کر تو قادیاں میں آ گیا
خدمت مہدی میں تجھ کو مل گیا امن و امان

حق نے پہنائی تجھے خود ہی خلافت کی ردا
شان سے سونپی تجھے خود خیر امت کی کمان

انجمن کا یا اکابر کا کچھ احساں نہ تھا
بلکہ یہ خود اس کی قدرت کا تھا اک واضح نشاں

جسکو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے وہ
خود ہی فرماتا ہے پھر اپنے کرم سے کامراں

سرنگوں ہوتے ہیں جو بھی ہوں ملائک کے مثیل
دربدر پھرتا ہے لیک ابلیسوں کا کارواں۔

خوب محکم تو نے فرما دی خلافت کی اساس
اس سے حاصل ہو گئی تجھکو حیات جاوداں

دشمنانِ دیں کو تو نے شکست فاش دی
ضرب صدیقی سے یکسر توڑ دی ان کی میان

کس نے آدم کو بنایا تھا خلیفہ سوچ لو۔
کیوں غضبناک ہوا تھا منکروں پر آسماں

جسکو چاہے خود کھڑا کرتا ہے اپنے وقت پر
فضل سے اپنے بنا دیتا ہے مقبول زماں

نور حق تو کیسری کی شاپ کا سودا نہیں۔
اس بکھیڑے میں نہ پڑنا یہ سراسر ہے زیاں

برسر منبر کیا تو نے یہ اعلان بار بار
تیری حق گوئی کا شاہد ہے یقیناً آسماں

نورِ حق کے جو بھی دشمن ہیں ذلیل و خوار ہیں
چین حاصل ہے انہیں دن کو نہ راتوں کو اماں

زندہ جاوید تیرا نام ہے اے نور الدین
تجھ پہ رحمت ہو ہمیشہ اور مولیٰ کی اماں

محتاج دعا۔ عبدالرحیم راٹھور

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، آندھرا، مہاراشٹر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی آگاہی کے لیے اعلان کیا جاتا ہے

مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ $\frac{9}{91}$-۲۸ سے جنوبی ہند کی جماعتوں کا مالی دورہ کر رہے ہیں۔ ہٰذا تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین سلسلہ سے گذارش ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ مکمل تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد طاہر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ اڑیسہ و بنگال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ و بنگال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد طاہر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ $\frac{9}{91}$-۲۸ سے جملہ اڑیسہ و بنگال کی جماعتوں کا مالی دورہ کر رہے ہیں۔ ہٰذا تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین سلسلہ سے گذارش ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ مکمل تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

صدر صاحبان و سیکریٹریان مال کو بذریعہ خطوط ہر دو انسپکٹران کی آمد کی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری اعلان

"پشتو زبان میں ـــ ظہور امام مہدی، وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلّم ـــ جیسے اہم مواضیع پر آڈیو کیسٹس دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ حضور انور کی بعض مجالس سوال و جواب اور اعتقادی مسائل پر حضور انور کی سیر حاصل تشریحات پر مشتمل بعض آڈیو کیسٹس بھی موجود ہیں۔ جن کو ضرورت ہو وہ اپنی ڈیمانڈ اپنے اپنے مشنوں کو دیں اور غیر ہر مشن احباب کی ڈیمانڈ اور اپنی مزید ضرورت کے مطابق یہاں آرڈرز بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق کیسٹس یہاں سے بھجوادی جائیں۔"

خاکسار
نصیر احمد قمر
(پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ)

درخواست دعا

مکرم برادرم خلیل احمد صاحب صدیقی آف معرابا جرمنی اپنے والد کی صحت و سلامتی و درازی عمر نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لیے اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے یکصد روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ عبدالوکیل نیاز قادیان

اعلانات نکاح

(۱) عاجز کی نواسی "رضیہ سلطانہ" بنت محمد ابشار علی مرحوم کا نکاح عزیزم سیٹھ نذیر احمد عرف نسیم ابن مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ -/۱۱۱۵۱ روپے حق مہر پر۔

(۲)۔ عاجز کی نواسی طاہرہ بیگم بنت محمد عبدالسلیم صاحب کا نکاح عزیزم سیٹھ ضمیر احمد صاحب عرف شمیم ابن سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ -/۱۱۱۵۱ روپے حق مہر پر محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے $\frac{7}{91}$-25 کو محمدی شادی خانہ مشیر آباد میں پڑھا اور اسی دن ہر دو کا رخصتانہ عمل میں آیا $\frac{7}{91}$-26 کو اہلیہ صاحبہ مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم نے ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔

(۳) عاجز کی نواسی ہاجرہ بیگم بنت محمد عبدالسلیم کا نکاح عزیزم عبدالحمید صاحب استاد ولد عبدالعزیز صاحب استاد آف تیماپور کے ساتھ مبلغ -/۱۱۱۱ روپے حق مہر پر محترم مولوی سراج الحق صاحب نے محمدی شادی خانہ مشیر آباد میں $\frac{7}{91}$-28 کو پڑھا اور اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور $\frac{7}{91}$-29 کو محترم عبدالعزیز صاحب استاد نے ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ وہ ان رشتوں کے بہت بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں ...... طالب دعا بشیر الدین [illegible]
سیکرٹری تعلیم و تربیت [illegible]

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان میں ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام

★ ۔ جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ کے زیر انتظام یکم تا ۷ر جولائی مسجد احمدیہ میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ خاکسار شمس الدین خان معلم وقف جدید کی زیر صدارت ہر روز بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوتا رہا جسمیں مکرم شیخ ابراہیم صاحب۔ مکرم ایوب خانصاحب قائد مجلس اور خاکسار نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ عزیز ادریس خان۔ جلال الدین خان اور شیخ بشیر نے تلاوت اور نظم خوانی میں حصہ لیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے بھی تقاریر سنیں۔ (خاکسار: شمس الدین خان معلم وقف جدید غنچہ پاڑہ۔ اڑیسہ)

★ ۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے ۱۲ر تا ۱۹ر جولائی بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت، ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات منعقد کئے۔ جماعت کے مرد و زن اور اطفال نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مکرم انور احمد صاحب۔ مکرم شمشیر احمد صاحب۔ مکرم غلام عظیم صاحب۔ مکرم مسعود خان صاحب۔ عزیز شجاعت احمد صاحب۔ مکرم حمد احمد صاحب۔ مکرم شیخ اکبر صاحب۔ مکرم شیخ عرفان احمد صاحب۔ مکرم شیخ روزاب صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب۔ عزیز شیخ احکام اور عزیز سرور احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی میں حصہ لیا۔ اور مکرم شرافت احمد صاحب۔ مکرم مظفر خان صاحب مکرم مبارک احمد صاحب۔ مکرم حمد احمد صاحب۔ مکرم شیخ بشارت صاحب۔ مکرم مولوی شیخ محمود احمد صاحب عزیز بشارت خان صاحب اور عزیز کرامت خانصاحب نے تقاریر کیں۔ پروگرام روزانہ دو گھنٹے تک جاری رہتا رہا۔ بعض مخیر دوستوں نے روزانہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی فجزاھم اللہ خیراً۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ نے بھی موقع کی مناسبت سے خطاب کیا۔

(خاکسار: فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ)

★ ۔ جماعت احمدیہ سملیہ کے زیر اہتمام ۱۹ر جولائی سے ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ بعد نماز مغرب ہر روز تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد خاکسار مطلوب احمد خورشید مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوتی رہی نیز مندرجہ ذیل دوستوں نے بھی ان اجلاسات کے پروگراموں میں حصہ لیا۔ مکرم فاروق احمد صاحب منصوری مکرم عبدالواحد منصوری صاحب۔ مکرم عاشق احمد صاحب۔ مکرم حلیم احمد صاحب۔ مکرم دربان احمد صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم عبدالصمد منصوری صاحب۔ مؤرخہ ۲۵ر جولائی کو یہ اجلاسات اختتام پذیر ہوئے۔ کثیر تعداد میں افراد جماعت احمدیہ نے شریک ہو کر استفادہ کیا۔

★ ۔ جماعت احمدیہ ممبئی کے زیر اہتمام یکم تا ۷ر جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید میں اطفال اور ناصرات نے حصہ لیا اور خاکسار محمد نذیر مبشر مبلغ ممبئی نے بالخصوص قرآن مجید کے درس بھی دیئے۔ اکثر احباب مستورات اور بچوں نے اجلاسات میں شرکت کی۔

(خاکسار محمد نذیر مبشر مبلغ ممبئی)

★ ۔ جماعت احمدیہ کوچین (کیرلہ) کے زیر اہتمام ۸ تا ۱۵ر جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب وعشاء تقاریر ہوئیں۔ درج ذیل احباب نے اس سلسلہ میں حصہ لیا۔ مکرم جے ایچ ناصر احمد صاحب۔ مکرم عبدالقادر صاحب مکرم یوسف صادق صاحب۔ مکرم صدیق صاحب مکرم انیس صاحب۔ مکرم مولوی یوسف صاحب۔ مکرم عبدالکریم صاحب۔ مکرم عبدالسلام صاحب صدر جماعت اور خاکسار محمد فاروق مبلغ سلسلہ کوچین۔

★ ۔ مؤرخہ ۷/۸/۹۱ کو جماعت احمدیہ کوسمبی کے زیر انتظام ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں زیر صدارت مکرم سیف الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید انوار الدین صاحب۔ مکرم سید محمد سلیمان صاحب اور صدر اجلاس نے قرآن کریم کے فضائل و برکات پر روشنی ڈالی۔

★ ۔ جماعت احمدیہ منارگھاٹ کے زیر اہتمام ۵ر تا ۱۱ر جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب ایک (منعقدہ) جلسہ کیا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد تقاریر ہوتی رہیں۔ احباب و مستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

جلسہ یوم والدین

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۴ر اگست ۹۱ء بروز اتوار شام چار بجے بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، یوم والدین کے سلسلہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔

اس جلسہ کے بارے میں تمام والدین کے نام فرداً فرداً طبع شدہ خطوط لکھ کر آگاہ کیا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ میں احباب و مستورات اور تمام بچگان نے غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں حاضر ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔

مکرم امیجی احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب معتمد عمومی نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پیدائشی احمدی اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونیوالے احمدیوں کے امتیازات بیان کرتے ہوئے احمدی والدین کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محمد سلیم صاحب، قائد خدام الاحمدیہ نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اسلام کی پُرحکمت تعلیمات پر مشتمل نہایت دلچسپ انداز میں ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ مکرم الوٹی صاحب، اور مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

ازاں بعد بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اور اُن کی روحانی پرورش کے بارے میں چھ افراد نے اپنی آراء پیش کیں۔

آخر میں خاکسار نے ان تمام تقریروں اور مشوروں کی بنیاد پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کے سامنے مختلف منصوبے رکھے۔ ان منصوبوں کے مطابق کام شروع کرنے کا اعلان کیا۔ اور جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں سے تعاون کی اپیل کی۔ نیز خاکسار نے مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے لئے مختلف نصاب تجویز کر کے اس کے پڑھانے کے انتظام کے بارے میں پروگرام پیش کئے۔

اس کے بعد امسال ایس.ایس.ایل.سی امتحان میں پاس ہونیوالے تمام طلباء و طالبات کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انعامات تقسیم کئے گئے۔

آخر میں محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ تمام حاضرین و حاضرات کی چائے و لوازمات سے تواضع کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر جہت سے بہت کامیاب رہا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر و بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ (خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج کالیکٹ کیرالہ)

استقبالیہ تقریب

الحمد للہ امسال محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کو مع اہلیہ محترمہ دختر اور داماد، حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ واپس تشریف لانے پر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے موصوف کو استقبالیہ دیا گیا۔ مؤرخہ ۱۹ر جولائی ۹۱ء کو بعد نماز جمعہ ایک مختصر استقبالیہ تقریب میں مکرم نذیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد عبدالعزیز صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور جماعت کی طرف سے خاکسار نے اور ذیلی تنظیموں کے نمائندوں نے محترم سیٹھ صاحب موصوف کی گلپوشی کی۔ بعدہٗ محترم الحاج سیٹھ صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ تک حج کے ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے بتایا کہ الحمد للہ کہ امسال کا حج، حج اکبر تھا جس کی سعادت ملی۔

قبل ازیں مؤرخہ ۱۰ر جولائی کو جماعت احمدیہ دوماری کی طرف سے بھی استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی تھی جسمیں کثرت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد نے بھی شرکت کی۔ خاکسار ادارہ بدر محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب کو اس تقریب پر قلبی بشاشت کے ساتھ مبارکباد کا تحفہ پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کا یہ حج قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توفیق دے۔ (خاکسار ... مبلغ سلسلہ ...) ... میر نوازر۔

★ درج ذیل احباب نے صدارت۔ تلاوت۔ نظم اور تقاریر میں مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ مکرم ایم کے عبدالعزیز صاحب۔ مکرم ایم کے عبدالرشید صاحب۔ سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب۔ پی ڈی محمد علی صاحب۔ ایس ناصر احمد صاحب۔ ایم کے عبدالکریم صاحب۔ پی ناظم الدین صاحب۔ عزیز مظفر احمد عزیز مقبول احمد۔ ریاض احمد۔ عزیزہ ملیحہ و حمیدہ سلمہا اور اے کنجی احمد صاحب۔

منقولات

” وحدانیت کے بغیر انصاف کا تصور ممکن نہیں

اُسوۂ حسنہ پر چل کر زندگی میں روحانی انقلاب برپا کیا جا سکے ۔ مرزا طاہر احمد

لندن (وطن نیوز) جماعتِ احمدیہ یُو کے کا تین روزہ ۲۶ واں سالانہ جلسہ گزشتہ دنوں اسلام آباد سرے میں منعقد ہوا جس میں دنیا بھر کے ۴۴ ممالک کے تقریباً نو ہزار افراد نے شرکت کی۔ جلسہ میں، دیگر کئی مقررین کے علاوہ امام جماعتِ احمدیہ، مرزا طاہر احمد نے خطاب کیا جسے گیارہ ممالک میں براہِ راست مواصلاتی نظام کے ذریعہ نشر کیا گیا۔ مرزا طاہر احمد نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ ان کی بڑی یہ ذمہ داری ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو اُمتِ واحدہ بنا دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور نہ صرف یہ کہ تقویٰ کے مضمون کو پوری طرح سمجھے بلکہ وہ اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھالے اور نیکیوں کو اپنے اندر سموتا چلا جائے۔ خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے اُنہوں نے کہا آج دُنیا میں ایک انتشار برپا ہے حتیٰ کہ صلح و امن کے بلند بانگ دعویٰ کرنے والوں کی نیتوں میں بھی اشتراک نہیں ہے۔ اشتراک کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اسلام کے نام پر سب کو متحد کیا جائے۔ اسلام کا تصور خدائے واحد کے تصور کے بغیر نہیں بن سکتا۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ برپا ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماؤں پر اولاد کی تربیت کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اولاد کو جنت کی وارث بنا سکتی ہیں۔ مستقبل میں قوموں کی تقدیر کا فیصلہ عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خود تقویٰ کی راہوں پر چلیں گی تو آئندہ نسل صحیح راستہ پر گامزن ہوگی اور انشاء اللہ اسلام کا مستقبل روشن ہوگا۔ دوسرے دن کے خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں گزشتہ سال کے دوران ہونے والی جماعت کی ترقی کا جائزہ لیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ ۱۲۶ ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے اور دنیا میں مختلف مقامات پر ۵۸۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور بعض نئے علاقوں میں پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ افریقہ میں کئی مقامات پر لوگ جوق در جوق احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں جبکہ گزشتہ سالوں میں بیعتوں کی رفتار کی نسبت موجودہ کافی بڑھ چکی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے دنیا بھر کے اسیروں کی رستگاری کے لئے اور کشمیر کے مسلمانوں سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے دُعا کی کہ اللہ انہیں محفوظ رکھے اور ان کی راہنمائی فرمائے۔ پاکستان کی جیلوں میں احمدی اسیران کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تلقین کی گئی۔ اشاعتی سرگرمیوں کے ضمن میں اُنہوں نے کہا ۱۹۸۴ء تک صرف گیارہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے تھے۔ اور اب ان کی تعداد ۴۴ تک پہنچ چکی ہے۔ اُنہوں نے اُمید ظاہر کی کہ آئندہ یہ تعداد سو تک پہنچ سکتی ہے۔ اس وقت تک بچوں کے لئے ۱۷ کتب شائع ہو چکی ہیں اور ۱۴ زبانوں میں ان کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے زیرِ انتظام ۳۵ ممالک میں پچاسی (۸۵) اخبارات و رسائل ۱۷ مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔“ (اخبار وطن لندن ۳ تا ۹ اگست ۱۹۹۱ء)

نوٹ :- اس خبر کے ساتھ مذکورہ اخبار میں جلسہ گاہ کی فوٹو بھی شائع ہوئی ہے جس میں حضور خطاب فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مدرسہ احمدیہ ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو کھلے گا۔

بدر کے شمارہ ۱۵/۸/۹۱ میں مدرسہ احمدیہ کے کھلنے کی تاریخ سہواً ۶/۹/۹۱ لکھی گئی ہے جبکہ مدرسہ موسمی تعطیلات کے اختتام پر مورخہ ۷/۹/۹۱ بروز ہفتہ کھل رہا ہے۔ طلباء ۷/۹/۹۱ تک حاضر ہو جائیں۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزم رفیق احمد امینی سلمہٗ کے ہاں دو لڑکیوں کے بعد پہلا بیٹا مورخہ ۵ اگست ۹۱ء کو پیدا ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ جس کا نام صفدر نوید امینی تجویز کیا گیا ہے۔

نومولود محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور محترم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک و صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے قارئین سے درخواستِ دُعا ہے۔ اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ بیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: صدیقہ بیگم اہلیہ مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K.ALAVI, RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWNSIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی ؐ :-
حدیث مع ترجمہ :-
” اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ “
اپنے بھائی کو ہدایت کرو
منجانب :- یکے از ارکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

SUPERINTERNATIONAL PHONE:- OFF: 6378622 RESI: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS) PLOT. NO. 6. TARUNBHARAT CO-OP-SOCIETY. LTD. OLD CHAKALA, SAHAR ROAD BOMBAY - 800099
(ANDHERI EAST)

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں :
نعیم احمد ڈار
احمد پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا :-
” آٹو ٹریڈرز “
AUTO TRADERS
۱۶ - مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

” ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔“
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ریگزین پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

QUALITY FOOTWEAR
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باٹا پینیرز کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ٹیلیفون نمبرز
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۱۰۲۸ - ۴۳